

ذات کے ذریعہ اس مرض کے ازالہ کی فکر کرے۔

امریکہ میں دعوت دین اور اسلام کے لئے بہت سے افراد اور تنظیمیں کوشش کر رہی ہیں، وہاں کے اصحاب درد نے مرشدی حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم کے سفر امریکہ کے موقع پر دینی کام کرنے والوں کے درمیان باہمی ربط اور جذبہ تعاون کی کمی کی وجہ فکر مند ہو کر اس مرض کے علاج کے لئے حضرت مولانا سے خطاب کی درخواست کی، اس موقع پر حضرت مولانا نے جو خطاب فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے۔

”دو چیزوں کو جوڑنے کے لئے ایک ذریعہ اور جوڑنے والے مادہ کی ضرورت ہوتی ہے، کاغذ کو جوڑنے کے لئے الگ لوشن استعمال کیا جاتا ہے، لکڑی کو جوڑنے کیلئے الگ لوشن استعمال کیا جاتا ہے، اسی طرح دلوں کو جوڑنے والا ایک گوند ہے وہ ہے اخلاص اور تعلق مع اللہ، دلوں کو صرف تعلق مع اللہ اور اخلاص کی بنیاد پر جوڑا جاسکتا ہے،“

ایک طبیب حاذق کی اس تجویز سے یہ بھی تشخیص ہوتی ہے کہ دین کے مختلف شعبوں کا کام کرنے والوں میں رقابت اور رسہ کشی کی وجہ اخلاص کی کمی یا اخلاص کا نہ ہونا ہے، اور اخلاص کی علامت اور پہچانے جانے کے لئے حضرت سید احمد شہید کا یہ ملفوظ مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے، ارشاد فرمایا:

دین کا مسلمہ اصول ہے کہ اخلاص کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں، اور اخلاص کی ترازویہ ہے کہ اگر دین کے ہر کام کرنے والے کی احسان مندی دل میں ہے تو دل میں اخلاص ہے ورنہ نہیں، کام کرنے والوں سے اگر یہ رقابت ہے کہ اس کا ادارہ کیوں چل رہا ہے؟ وہ کیوں کام کر رہا ہے؟ دوسروں کے ذریعہ ہونے کام کچھ نہیں، جو میں کر رہا ہوں بس وہ کام ہے، اگر یہ جذبہ ہے تب اسے چاہئے کہ یا تو اپنی نیت کی اصلاح کرے، ورنہ کام بند کر دے، اخلاص یہ ہے کہ ہر آدمی دین کے ہر کام کو اپنا ذاتی

دین کا ہر کام کرنے والے کے

رفیق بنو فریق نہیں

مولانا محمد کلیم صدیقی

ملک کے موجودہ حالات کے پس منظر میں حضرت داعی اسلام کی یہ تحریر قدر اور یاد دہانی کے طور پر پیش کی جا رہی ہے

ملت کو درپیش مسائل میں ایک بڑا سانحہ یہ ہے کہ دین کے مختلف شعبوں میں کام کرنے والوں میں ربط اور جذبہ تعاون ناپید سا ہو گیا ہے، بلکہ بات یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ایک ہی شعبہ میں اور ایک ہی نظم سے وابستہ افراد میں بھی حد درجہ رقابتیں ہیں، زندگی کا اکثر حصہ دوسروں کو نیچا دکھا کر اپنے لئے میدان صاف کرنے میں خرچ ہو جاتا ہے اور کفر ایمان اور حق و باطل کی جگہ ایک نئی لڑائی ہاتھ کی شروع ہو گئی ہے، ہر آدمی خیال یہ ہے کہ جو کام میرے ہاتھ سے ہو رہا ہے، یا جسے میں کر رہا ہوں وہ تو کام ہے اور وہی حق ہے، اور جو کوئی دوسرا کر رہا ہے وہ کچھ نہیں، حال یہ ہے کہ اپنے کام کی اہمیت اور دوسرے کے کام کے استخفاف کا جذبہ ہے، دوسرے شعبوں اور تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کرنے والوں کے لئے کلمہ خیر کہنے اور ان کی خدمات کے اعتراف کا حوصلہ مفقود ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے رب کریم کی دی ہوئی قیمتی صلاحیتیں اور وسائل تخریبی اور منفی کاموں میں ضائع ہو رہے ہیں، اس لئے ضرورت ہے کہ ملت کے درد مند افراد اور خدام دین اس اہم مرض کے ازالہ کے لئے کوشش کریں اور جس خوش نصیب کو اللہ نے دین کے کسی بھی حصہ کی خدمت کی توفیق بخشی ہے وہ اپنی

، جو خادم دین سب کو اپنا مقتدا بنانے اور سب کو اپنے ساتھ جوڑنے کی کوشش کرتا ہے، اول تو اس کے دل میں اخلاص ہوتا ہی نہیں اور اگر کچھ ہوتا بھی ہے تو رفتہ رفتہ رخصت ہو جاتا ہے، اس کے برخلاف مقتدی بن کر دوسروں کے ساتھ جڑ کر کام کرنے والوں میں شروع ہی سے اخلاص ہوتا ہے اور بڑھتا رہتا ہے، اور اگر بالفرض شروع سے اخلاص نہ بھی ہو تو رفتہ رفتہ اخلاص پیدا ہو جاتا ہے، ہر خادم دین کو دوسروں کے ساتھ جڑ کر کام کرنے اور پیچھے لگ کر کام کروانے کا حوصلہ کرنا چاہیے۔

یہ بات اگرچہ نفس پر شاق ہے مگر اس میں بڑی عافیت اور برکت ہے۔

دوسروں کے ساتھ جڑ کر کام کرنے والا آدمی دین کے ہر خادم کا رفیق بنے گا اس کا فریق نہیں بنے گا، اور اپنے ساتھ ہر ایک کو جوڑنے والا ہر دوسرے شخص کو اپنا رقیب سمجھے گا، اس سلسلہ میں حضرت تھانویؒ کا یہ ملفوظ بھی مشعل راہ بنا لینے کے لائق ہے کہ ”دین کے ہر کام کرنے والے کے رفیق بنو، فریق نہ بنو،“ یہ بات کتنی افسوس ناک ہے کہ جو لوگ اپنے ذاتی مشاغل اور روزگار میں لگے تھے، باہمی مودت اور محبت کے جذبہ کے ساتھ ایک دوسرے کا تعاون کرتے تھے، وہی لوگ جب دین کے کام میں لگ گئے تو رقابتیں پیدا ہو گئیں..... وہ دین جو انھیں جوڑنے آیا ہے اور جس نے قرآن کریم کی زبان میں یہ اعلان کیا تھا: **وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا،** **وَأَذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ، فَاصْبِرْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا.** (آل عمران ۱۰۳)

اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور جدا جدا مت ہو جاؤ، اور اپنے اوپر اللہ کے انعام کو یاد کرو جب تم دشمن تھے تو تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور تم اس نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے، اور تم آگ کے

کام سمجھے، آپ کا اپنا گھر بن رہا ہو اور کوئی آدمی آ کر اس میں کام کرنے لگے، سینٹ ملانے لگے، اینٹیں پکڑوانے لگے، تو آپ اس کے کتنے احسان مند ہوں گے؟ کہ میرا کام تھا میری ذمہ داری تھی اور یہ میرا تھا بٹا رہا ہے۔

علامہ شوکانیؒ نے بھی یہ اصول ذکر کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی جگہ یا کسی میدان میں دین کا کام کر رہا ہو، اگر اس جگہ کوئی اس سے اچھا کام کرنے والا شخص آ جائے تو اخلاص کی علامت یہ ہے کہ اس کا احسان مند ہو کر نئے آنے والے کو کام کا موقع دے، اور خود دوسری جگہ کام شروع کر دے اور اس کام کرنے والے کا پورا تعاون کرتا رہے۔

غرض دینی تنظیموں اور کارکنان میں ربط و تعاون کے لئے اخلاص اور تعلق مع اللہ ہی بنیاد بن سکتا ہے، اخلاص دل کی ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس کا ہر ایک انسان مکلف ہے، اخلاص پیدا کرنے اور اسے باقی رکھنے کا شریعت نے بھی حکم دیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اخلاص پیدا کرنا اور باقی رکھنا اختیاری ہے، کبھی آدمی کام کے شروع میں بہت مخلص ہوتا ہے اور اخلاص کم ہوتے ہوتے ختم ہو جاتا ہے، کبھی اس کا برعکس بھی ہوتا ہے، آدمی ابتداء میں غیر مخلص ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ اخلاص نصیب ہو جاتا ہے اخلاص پیدا کرنے اور اس کو باقی رکھنے کے لئے ایک بہت ہی مجرب نسخہ پیش خدمت ہے کہ:

آدمی دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرے، اور پیچھے لگنے کا مزاج بنائے، ہر آدمی کو اپنے سے جوڑنے کی کوشش نہ کرے، اور آج دین کا ہر خادم اور ہر دینی تنظیم کے افراد یہ کوشش کرتے ہیں کہ سب لوگ ہمارے ساتھ جڑیں، اور ہمارے پیچھے لگیں، حضرت تھانویؒ کے بقول: ہر آدمی مقتدا بننا چاہتا ہے تو مقتدی کہاں سے آئیں گے،

اس لئے اپنے کو مقتدی بنائیں، مقتدا بننے سے گریز کریں

دوسرے کام کے ساتھ اس کا تال میل نہیں ہو پاتا، اس صورت میں نہ وہ ادھر کارہتا ہے نہ ادھر کا،

اس لئے اگر کوئی خادم دین کسی خاص ترتیب و تنظیم سے لگا ہوا ہے تو اسے اس سے جدا کرنا کسی طرح بھی مفید نہیں، اس کو اس کی ترتیب کے ساتھ جڑا رکھ کر آپ اپنے لئے تعاون کی امید کر سکتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ آپ اپنی تحریک اور تنظیم کے تعاون کیلئے ایسے افراد تلاش کریں جو دینی خدمت کے کسی خاص شعبہ سے وابستہ نہیں ہیں، اس طرح ایسے افراد کو دینی کام سے لگا دینا بھی خود ایک بڑی خدمت ہوگی۔

ہر انسان کے اندر کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں بھی، گناہوں اور کوتاہیوں سے معصوم تو صرف نبی ہوتا ہے اس لئے کیا ضروری ہے کہ دینی کام کرنے والوں کی کوتاہیاں اور کمزوریاں ہی ہماری مجلس کا موضوع بنی رہیں؟

دینی کام کرنے والوں کے درمیان باہمی رقابت کے جذبہ کی وجہ سے ہماری مجلس میں غیبت کا ہونا ضروری سا ہونے لگا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ دینی کام کرنے والا ہر خادم، دین کے ہر کام کرنے والے کی خدمات کا اعتراف و وسعت قلب، اور جذبہ احسان مندی کے ساتھ اپنی ذات سے شروع کرے، اور پھر اپنے تمارفقاء کو سب کے لئے کلمہ خیر کہنے کا عادی بنائے، اور کلمہ شرادا کرنے سے منع کرتا رہے، اس کے نتیجے میں باہمی رفاقت کا جذبہ پیدا ہوگا اور ملت کے قابل قدر افراد کی ٹیم کی صلاحیتیں مثبت اور تعمیری کاموں میں استعمال ہو سکیں گی، اور یہ مومن نبی آخر الزماں ﷺ کے اس فرمان کی کسوٹی پر اپنے کو حقیقی مومن ثابت کر سکے گا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: المومن للمؤمن كالبنیان يشد بعضه بعضا (بخاری شریف: باب نصر المظلوم)۔ ایک مومن دوسرے مومن کیلئے دیوار کی اینٹوں کی طرح ہے کہ ایک اینٹ سے دوسری کو تقویت پہنچتی ہے۔

گڑھے کے کنارے تھے تو اس نے تم کو اس سے بچالیا۔

اسی دین کے کام میں لگ جانے والوں میں عدم اخلاص کی بنا پر قابضیتیں پیدا ہو گئیں۔

بعض دفعہ ایک مخلص آدمی بھی ایک غلطی کا شکار ہو جاتا ہے دین کے کسی خاص شعبہ میں کسی خاص نچ پر، کسی تنظیم یا جماعت سے جڑ کر یا کسی بڑے کی عقیدت اور محبت میں کوئی آدمی دین کا کام انجام دے رہا ہو تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ دوسرے لوگ بھی دین کے اس شعبہ میں اسی تنظیم کے زیر سایہ، ان کے شیخ و پیشوا کی سرپرستی میں کام کریں، یہ جذبہ انسان کا فطری جذبہ لیکن اگر اس میں یہ خواہش شامل ہو جائے کہ دوسرے لوگ اپنے کام سے الگ ہو جائیں یا ان کے کام کا رد ہونے لگے تو یہ صحیح نہیں، اور یہ بات ممکن بھی نہیں ہے، اس لئے اگر آپ یہ خواہش کرنے لگیں کہ آپ اپنے والد کو اپنا والد سمجھتے ہیں تو سارے لوگ بھی اپنے والد کو چھوڑ کر انہیں اپنا والد سمجھنے لگیں، یا آپ جس کو اپنا ماموں کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں ہر آدمی اسے اپنا ماموں کہنے یا سمجھنے لگے تو یہ خیال کیسا غلط ہوگا؟

یہ بات تو ممکن ہے کہ آپ دین کے ہر شعبہ اور نچ میں کسی خادم دین کا تعاون کرتے ہوئے اپنے کاموں میں اس کی معاونت کے خواستگار ہوں لیکن اس کو اس تنظیم اور کام سے ہٹا کر اپنے ساتھ جوڑنا کسی طرح مناسب نہیں، اس لئے بھی کہ وہ شخص جس کام میں لگا ہوا ہے بڑی کوششوں اور مجاہدوں کے بعد، اپنے ذاتی مسائل اور مشاغل کے ہجوم میں اس نے ایک ترتیب قائم کی ہے، اگر آپ نے اس کو اس کے کام سے ہٹا دیا تو شاید شیطان اور نفس بھی اس کام سے ہٹنے میں اس کا تعاون کریں لیکن اس کے بعد اس کے لئے یہ ضروری تو نہیں کہ اس کے حالات آپ کے خاص حالات اور نچ سے میل کھائیں، بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص جس نچ پر کام کر رہا ہوتا ہے جب اسے چھوڑ دیتا ہے تو